

دیکھیں : فتاویٰ اللجنة الدائمة (3 / 289)

اور بعض کا کہنا ہے کہ : علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کرم اللہ وجہہ کی تخصیص اس لیے کی گئی ہے کہ انہوں نے کبھی کسی بت کو سجدہ نہیں کیا ۔

میں کہتا ہوں : اسے تورافضہ جو کہ علی - رضی اللہ تعالیٰ عنہ - اور پاکباز گروہ - کے دشمن ہیں نے اس کلمہ کو مقرر کیا ہے ، تو اہل بدعت کے مقابلہ میں کوئی ممانعت نہیں - واللہ تعالیٰ اعلم -

یہ لوگ اس عبارت کی کئی ایک تاویلیں کرتے ہیں جن میں سے چند ایک ذکر کی جاتی ہیں :

اس لیے کہ کسی کی بھی شرمگاہ پر نظر نہیں دوڑائے ۔

اس لیے کہ کبھی کسی بت کے سامنے سجدہ ریز نہیں ہوئے ، اور یہ ایک ایسی چیز ہے جس میں کئی ایک صحابہ جو کہ اسلام میں پیدا ہوئے بھی شریک ہیں ، یہ بھی علم ہونا چاہیئے کہ اس میں کوئی بھی علت بیان کرنے کے لیے ضروری ہے کہ وہ کسی ثبوت کے ساتھ کی جائے ۔

تنبیہ :

مسند احمد میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت بیان کی گئی ہے جس میں ہے کہ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جھنڈا پکڑ کر ہلایا اور فرمانے لگے کون ہے جو اسے اس کے حق کے ساتھ پکڑے ؟ توفلان نے آکر کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیچھے ہٹ جاؤ پھر ایک اور آدمی آیا تو اسے بھی کہا پیچھے ہو جاؤ ، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ خوش کر دیا ایسا آدمی جو فرار اختیار نہیں کرتا اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ لو ۔۔ الحدیث ۔

اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مسند میں ایک طویل حدیث ہے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا گیا

اور ایس طرح بعض احادیث کے سیاق میں جب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد آئے تو آپ ان کے اس قول کرم اللہ وجہہ کو بھی دیکھیں گے ۔

ہم تو اس کے متعلق کوئی بھی مرفوع حدیث اور نہ ہی کسی صحابی کا قول ہی جانتے ہیں ، ممکن ہے یہ صرف نقل کرنے والوں کی طرف سے لکھا گیا ہو ۔ ا ہ ۔



والله تعالى أعلم

ديكهيں كتاب : معجم المناهي اللفظية للشيخ بكرابوزيد (ص 454) .